سوال

(182) کیا اس عورت پر عدت ہے؟ اور کیا وہ ورثہ پائے گی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری ایک بہن ہے جب وہ ۱۴ سال کی ہوگئی تو اس کا اپنے چچا زاد بھائی سے نکاح ہوا لیکن رخصتی نہ ہوئی اور شوہر رضائے الٰہی سے فوت ہوگیا۔ مجھے مطلع فرمائیے کہ آیا میری بہن پر پوری عدت ہے یا نصف ہے یا کچھ بھی نہیں؟ نیز کیا وہ اس کے ترکہ سے ورثہ پائے گی۔ یہ خیال رہے کہ نہ وہ اسے شادی کے طور پر لینے آیا اور نہ ہی اسے زیور یا کوئی اور چیز دی... ہمیں مستفید فرمائیے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔'' (منصور۔ ع۔ الریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مرد اپنی بیوی پر داخل ہونے سے پیشتر فوت ہوجائے تو بیوی پر عدت بھی ہے اور وہ خاوند کے ترکہ میں وارث بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

''تم میں سے جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو بیویاں چار ماہ دس دن تک انتظار کریں۔'' (البقرۃ: ۲۳۴)

اللہ تعالیٰ نے اس بات میں کوئی فرق نہیں کیا کہ آیا اس عورت پر خاوند داخل ہوا تھا یا نہ ہوا تھا بلکہ اس آیت میں حکم علی الاطلاق ہے، جو سب عورتوں کے لیے عام ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

'کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے۔ مگر اپنے خاوند پر وہ چار ماہ اور دس دن سوگ منائے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات میں فرق نہیں کیا کہ وہ عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

''اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی (لیکن یہ تقسیم) وصیت کے بعد ہوگی جو انہوں نے کی ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور جو مال تم چھوڑ مرو اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو اس کا آٹھواں حصہ۔ وصیت کی تعمیل کے بعد جو تم نے کی ہو، یا قرضہ کی ادائیگی کے بعد۔'' (النساء: ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی مدخولہ اور غیر مدخولہ کے درمیان فرق نہیں کیا۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمام بیویاں اپنے خاوندوں کی وارث ہوں گی خواہ وہ مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ۔ جب تک کہ اس میں کوئی دوسرا شرعی عذر مانع نہ ہو۔ جیسے غلامی یا قتل اور دین کا اختلاف۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 163

محدث فتویٰ